

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ  
اور جو شخص کہ انکار کرے اسکا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (سورہ ہود)

الحمد لله والمنة  
مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
المعروف به

# محضرہ شاہ دلاورؒ

مترجم و محشی

باہتمام

دارالاشاعت مہدویہ

دینی کتاب گھر، غنی میاں اسٹریٹ، دائرہ چن پٹن

۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

قیمت: ۱۵/-

## عرض ناشر

قوموں کی حیات اور ارتقائی راز اس کی تاریخی روایات اور مذہبی آثار کے تحفظ میں پنہا ہے۔ قوموں میں جذباتِ عملِ سلف کے کارناموں کی یاد دہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لئے دنیا کی قومیں اپنے بانیوں فدا یان ملتِ مجانبِ سلف اور قومی شہیدوں کے ان ممتاز واقعات کو جن میں ایثار و فدویت، استقلال و استقامت، صبر و توکل اور ہمت و شجاعت کے تاثرات پائے جاتے تھے بیسوں طریقوں سے باقی و برقرار رکھنے کی کوشش کرتی چلی آرہی ہیں تاکہ آنے والی نسلوں میں ان کے مطالعہ سے اپنے آبائی اوصاف کے ساتھ ساتھ ارتقائی قوتیں اور قومیت کے جذبات نشوونما پاسکے اور جب قوموں میں روح پھونکنے والا دورِ تاریخ شروع ہوا تو بزرگانِ سلف و مقتدایانِ ملت کی سیرتیں مدون کی گئیں تاکہ آنے والی نسلیں نظامِ زندگی کو استوار بنانے کیلئے تجرباتِ گذشتہ سے سبق لیکر اپنی راہِ عمل معین کر سکیں۔ جن قوموں نے اپنی تاریخ پر توجہ کی وہ آج بھی ارتقائی مدارج طے کرتی جا رہی ہیں اور جنہوں نے اس سے لاپرواہی برتی وہ رفتارِ ترقی میں پیچھے رہ گئیں جس قوم میں گزرے ہوئے واقعات اور مشاہیر کے تذکرے ذخیرہ نہ ہو سکتے ہیں اس میں استواری نظامِ اخلاق میں برتری اور افکار و جذبات میں جوشِ عمل کی صلاحیتیں پیدا نہیں ہو سکتی قوم کی ارتقاء کیلئے اگر کوئی موثر ذریعہ ہو سکتا ہے تو دورِ سلف کے واقعات برگزیدہ ہستیوں کے حالات اور جامع الصفات بزرگانِ ملت کے تذکرے ہیں کہ جن میں بقائے قومیت کی روح اور اسرار و مطالب کا گنج بے بہا پوشیدہ ہے۔ آج ہم چونکہ سلف کے کارناموں سے نابلد بزرگوں کے حالات سے ناواقف اور اس دور کی برکات و خصوصیات سے بے بہرہ ہیں اس لئے اپنی فکر و عمل کو موجودہ ماحول کے تاثرات کے تحت جانچتے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ ہم مذہب اور قومیت سے عملاً دور ہوتے جا رہے ہیں اسی جذبہ کو لیکر ادارہ دارالاشاعتِ مہدویہ دائرہ چن پٹن کا قیام عمل میں آیا تاکہ قوم کی ان نایاب قدیم دینی مذہبی کتب کی اشاعت کی جائے جس سے قوم میں اپنی دینی کتب کے مطالعے کا شوق بڑھے اور اپنے بزرگوں کے حالات و واقعات سے آگاہی ہو۔ لہذا ادارہ ہڈانے دارالاشاعتِ کتبِ سلف الصالحین جمعیت مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد دکن کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دوبارہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اسکے علاوہ اور بھی دینی کتب کی اشاعت زیرِ غور ہے۔

عمدۃ المتقدمین زبدۃ المتأخرین حضرت سید دلاور گورے میاں صاحب قبلہ اور زبدۃ العارفین افضل الفاضلین حضرت ابورشید سید خدا بخش رشدی صاحب قبلہ کے گراں قدر و بے لوث خدمات اور نہ قابلِ فراموش کارہائے نمایاں جو آپ نے انجام دئے ہیں قوم اسکو کبھی بھلا نہ سکے گی قوم کو اپنے اسلاف کا وہ مایاناز ذخیرہ دیا کہ ہم قیامت تک اس احسان کو فراموش نہ کر سکیں گے ادارہ ان حضرات کو پورے جذبات کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور حضرت الحاج سید محمد اسد میاں صاحب قبلہ زائرِ فراہ مبارک و سرپرست دارالارقم حیدر آباد کے بھی ہم ممنون و مشکور ہیں کہ آپ نے ہم کو ان نایاب کتب کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

فقیر سید مصطفیٰ خوند میری غفی عنہ ابن حضرت پیر و مرشد سید بیگی میاں صاحب مبلغ ہند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مُقَدِّمَةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاللّٰهُ یَدْعُو الی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِی مَنِ یَشَاءُ الی الصِّرَاطِ السَّیْقِیْمِ وَضَحُّهُ هُوَ کَ  
حَضْرَتِ آدَمَؑ كَ اس جِهَانِ مِیْنِ اَنِّ سَ سَ پَیْلَ قَدْرَتِی طَوْرٍ دَوْرٍ رَاسْتِی پُڑ گئے۔ ان مِیْنِ كَا اِیْكَ اِسْلَامِ هَیْ اَوْر دَوْسَرَا كَفْرُ۔

کما قال الله تعالى 'واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ابى' واستكبر وكان من الكافرين .  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر بن گیا۔

فرمان خدا سے ظاہر ہے کہ خدا کے حکم کو قبول کرنا اسلام ہے اور خدا کے حکم کا انکار کرنا کفر ہے۔ خدا کے حکم کو قبول کرنے کی راہ آدم خلیفۃ اللہ لائے اور خدا کے حکم کا انکار کرنے کی راہ معلم الملائک (ابلیس) لایا۔ آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک یہ دونوں راستے چلے آ رہے ہیں۔ مستقبلین نے خدا و خلیفہء خدا کو قبول کرنا اور انکی تقلید کی اور منکرین نے خدا و خلیفہء خدا کے انکار کرنے والوں کی تقلید کی۔ اسی طرح حضرت سید محمد جو پوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدیؑ کی ذات پیغمبر صفت کے قبول کرنے والے بھی ہیں اور انکار کرنے والے بھی۔

كَقَوْلِهِ تَعَالَى 'فَمَنْهُمْ مِّنْ اٰمِنٍ وَمَنْهُمْ مِّنْ كٰفِرٍ' (جزء ۳ رکوع ۱۴)  
مانند قول اللہ تعالیٰ کے تو ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیا اور کسی نے کفر کیا۔

امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ کے مُقْبِلِ مَوْسِنِ ہِیْنِ اَوْر مَنْکَرِ کَا فَرِ ہِیْنِ۔ حَضْرَتِ مِیَا لَ اِثْشَہٗ نَیْ کَلْمَہٗ گُو کُو کَا فَرِ نہ کہنے کے متعلق جو اپنا ذاتی خیال ظاہر فرمایا تھا اس کی اور دوسرے اقوال کی تردید حضرت شاہ دلاورؒ نے مدلل پیرایہ میں فرما کر اپنا یہ مکتوب امامؑ کے تمام اصحابؑ کے پاس بغرض اتفاق روانہ فرمایا امامؑ کے تمام اصحابؑ نے اس مکتوب پر اتفاق فرمایا۔ جب امامؑ کے کل صحابہؑ نے اس مکتوب پر اتفاق فرمایا تو صحابہؑ کے تمام تابعینؑ نے بھی اتفاق فرمایا چنانچہ حضرت شاہ دلاورؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

پس جان تحقیق کہ مہدی موعودؑ کے اصحابؑ اور تابعینؑ نے اس مکتوب پر اتفاق کیا ہے اُن میں سے میراں سید محمود بن حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام اور میاں سید خوندمیر اور میاں شاہ نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر اور میاں شاہ دلاور اور میاں امین محمد اور ملک معروف اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابو بکر اور میاں ملک جی اور میاں عبدالجید اور میاں خوندملک اور ابو محمد اور میاں جنیدی اور میاں بھائی وغیرہم اصحابؑ سے ہیں اسی طرح میاں سید یعقوب حسن ولایت اور ملک الہداد خلیفہء گرو اور میاں خوندمیر اور میاں ابو الفتح بن میاں ابو بکر اور میاں عبدالرحمن وغیرہم تابعینؑ سے ہیں اور جو شخص کہ نکلا اس اجماع و اتفاق سے پس وہ خارج ہے ہم سے۔ (ہم سب صحابہؑ سے)۔

حضرت شاہ دلاورؒ نے اٹھارہ جلیل القدر صحابہؑ کے اسماء گرامی کے اظہار کے ساتھ ”وغیرہم من الاصحابؑ“ بھی تحریر فرمایا ہے۔ وغیرہم من الاصحابؑ کے یہ معنی ہیں کہ اٹھارہ جلیل القدر صحابہؑ کے سوا امامؑ کے جتنے بھی صحابہؑ تھے اُن سب نے اتفاق فرمایا اور چونکہ حضرت میاں لاڑشہؒ امامؑ کے صحابی ہونے کی حیثیت سے ”وغیرہم من الاصحابؑ“ میں داخل ہیں لہذا آپ نے بھی اتفاق فرمایا اور حضرت میاں لاڑشہؒ سے یہ نقل شریف بھی منقول ہوئی ہے

بندگی میاں لاڑشہؒ سے منقول ہے کہ مہدیؑ کا انکار قرآنؑ کا انکار ہے اور قرآنؑ کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے۔

فاعلم ان اصحاب المہدی الموعود و التابعین اتفقوا علیٰ هذا المکتوب منہم میراں سید محمود بن حضرت مہدی موعود علیہ السلام و میاں سید خوندمیر و میاں شاہ نعمت و میاں شاہ نظام و ملک برہان الدین و ملک گوہر و میاں شاہ دلاور و میاں امین محمد و ملک معروف و میاں یوسف و میاں سید سلام اللہ و میاں ابو بکر و میاں ملک جی و میاں عبدالجید و میاں خوندملک و میاں ابو محمد و میاں جنیدی و میاں بھائی و غیرہم من الاصحاب رضی اللہ عنہم علیٰ ذالک میاں سید یعقوب و ملک الہداد و میاں خوندمیر و میاں ابو الفتح بن میاں ابو بکر و میاں عبدالرحمن من التابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین و من خرج من ہذا لا تفاق فہو خارج منا۔

تقلست از بندگی میاں لاڑشہؒ کہ انکار مہدیؑ انکار قرآن است و انکار قرآن انکار محمدؐ است و انکار محمدؐ انکار خدا تعالیٰ است (ملاحظہ ہو انصاف نامہ باب ۲)

۱۔ القرآن والمہدی امامنا وصدقتنا قرآن اور مہدیؑ ہم سب مصدقوں کے امام ہیں ہم سب مصدقوں نے ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی لہذا قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہے اور ان کے بھی ساتھ ہے جو مہدیؑ کے ساتھ ہیں اُن کے ساتھ نہیں ہے جو دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ ہیں قال المرء مع من احب۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہے۔ جس کی اُسکو محبت ہے۔

اس نقل شریف سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاڑشہؒ نے اس میں منکر مہدی کے کافر ہونے کی کامل توضیح فرمائی ہے اور حضرت شاہ دلاورؒ کہ محضرہ پر جو منکر مہدی کے کافر ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے تمام صحابہؓ نے اتفاق فرمایا ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت میاں لاڑشہؒ نے محضرہ شاہ دلاورؒ سے اتفاق فرمایا ہے کیونکہ اگر آپ محضرہ پر اتفاق نہ فرماتے تو یہ نقل شریف آپ سے منقول نہ ہوتی۔

رہی یہ بات کہ حضرت میاں لاڑشہؒ نے جو رسالہ نفی تکفیر منکر کے باب میں تحریر فرمایا تھا اور اس میں کئی اعتراضات فرمائے تھے صحیح ہے لیکن حضرت شاہ دلاورؒ کے مکتوب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ دلاورؒ نے حضرت میاں لاڑشہؒ کے تمام اعتراضات کو اپنے مکتوب میں پیش فرما کر ان کی تردید فرمائی ہے۔

اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب حضرت میاں لاڑشہؒ نے محضرہ شاہ دلاورؒ سے اتفاق فرمایا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے اپنے مولفہ رسالہ کی تردید کو صحیح تسلیم فرمایا تو پھر آپ نے اپنے رسالہ سے نفی تکفیر منکر کی تمام باتوں کو نکال دیا یا نہیں؟

اس شبہ کو رفع کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقربانِ بارگاہِ ایزدی کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی ذاتی باتوں پر مصر ہو جائیں بلکہ یہ تو خود پسندوں اور زر پرستوں کا شیوہ ہے کہ جمہور کے خلاف اپنے ذاتی قول و عمل پر اڑے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے کو اپنی کسر شان سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یحب التواہین۔ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے تو بہ کرنے والوں کو۔ محضرہ شاہ دلاورؒ کے بعد حضرت میاں لاڑشہؒ کے پاس اپنے مولفہ رسالہ کی کوئی اہمیت باقی نہ تھی اس کا یقین ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے حضرت میاں لاڑشہؒ کے حضور میں تشریف لے جا کر کمال ادب حضرت کا مولفہ رسالہ طلب کیا تو حضرت نے رسالہ منگو کر میاں شیخ مصطفیٰؒ کے حوالہ فرمادیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ نے رسالہ کو ادب سے لیا سر اور آنکھ پر رکھا اور پڑھنا شروع کیا اور جب لفظ نفی تکفیر منکر پر پہنچے عرض کیا کہ ”فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں نقل مہدی سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کا منکر کافر ہے اور اس رسالہ میں اس کے برعکس ہے اب کیا حکم ہوتا ہے“ تو بندگی میاں لاڑشہؒ نے فرمایا کہ اگر اس کے موافق نہیں ہے تو دور کر دے۔ اسی وقت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے کاڑی کو پانی میں تر کر کے نفی تکفیر منکر مہدی کے لفظوں کو دو فرمادیا اور اسی طرح نفی تکفیر منکر کے تمام لفظوں کو رسالہ سے دور فرمادے چنانچہ۔

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید محمود خاتم مرشد کے فقیر میاں شیخ مصطفیٰؒ بندگی میاں لاڑشہؒ کے دائرہ میں گئے اور مود بانہ دوزانو بیٹھے اور پانی طلب کیا اور بندگی میاں لاڑشہؒ کے حضور میں پیش کر کے عرض کیا کہ خوند کار اصحاب مہدیؑ ہیں پسخو ردہ عنایت فرمائیں

تقلست کہ یک روز میاں شیخ مصطفیٰؒ فقیر بندگی میاں سید محمود خاتم مرشد بدائرہ بندگی میاں لاڑشہؒ رفتند و بز انوی ادب نشستند و آب طلبیدہ بحضور بندگی میاں لاڑشہؒ پیش کردہ عرض کردند کہ خوند کار اصحاب مہدیؑ ہستند پسخو ردہ بدھید بندگی میاں لاڑشہؒ پسخو ردہ کردہ

بندگی میاں لاٹشہؒ نے پسخورہ عنایت فرمایا۔ میاں شیخ مصطفیٰؒ نے پسخورہ مذکور ادب و عظمت و قربانیت سے نوش کیا اور کچھ گفتگو کے بعد عرض کیا کہ خوند کار کا مصنفہ رسالہ اگر طلب فرمائیں تو بندہ بھی دیکھتا ہے۔ بندگی میاں لاٹشہؒ نے رسالہ طلب فرما کر میاں شیخ مصطفیٰؒ کے ہاتھ میں دیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ نے رسالہ کو ادب سے لیکر سر اور آنکھ پر رکھا اور پڑھنا شروع کیا اور جب لفظ نفی تکفیر منکر پر پہنچے عرض کیا کہ فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں نقل مہدی علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے اور اس رسالہ میں اس کے برعکس ہے اب کیا حکم ہوتا ہے تو بندگی میاں لاٹشہؒ نے فرمایا کہ اگر اس کے موافق نہیں ہے تو دور کر دے اسی وقت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے کاڑی کو پانی میں تر کر کے نفی تکفیر منکر مہدیؑ کے لفظوں کو دور کر دیا اور پھر جہاں کہیں کہ رسالہ میں ویسی ہی بات نظر آتی تو اسی طرح دور کرتے اور بندگی میاں لاٹشہؒ وہی اگلی سی تقریر فرماتے اسی طرح اس لفظ کو دور کرتے یہاں تک کہ میاں شیخ مصطفیٰؒ نے ایک نظر میں تمام رسالہ دیکھ ڈالا اور نفی تکفیر منکر کی باتوں کو اسی طرح تقریر کر کے اجازت سے دور کر دیا اور رسالہ کو حضرت بندگی میاں لاٹشہؒ کے حضور میں پیش کیا۔ حضرتؒ نے اپنے ہاتھ میں رسالہ لیکر دیکھا کہ نفی تکفیر منکر مہدیؑ کی تمام باتیں

دادند میاں شیخ مصطفیٰؒ پسخورہ مذکور ادب و عظمت و قربانیت آشنا میدند و بعد چند سخنان عرض کردند کہ خوند کار تصنیف شریف رسالہ کردہ اند بطل بند بندہ ہم بہ بیند بندگی میاں لاٹشہؒ رسالہ طلبیدہ بدست میاں شیخ مصطفیٰؒ دادند و میاں شیخ مصطفیٰؒ بادب گرفتہ برسر و چشم نہا دہ خواندن گرفتند و چون بلفظ نفی تکفیر منکر رسیدند میاں شیخ مصطفیٰؒ عرض کردند کہ از فلاں آیت و فلاں حدیث و نقل میراں علیہ السلام معلوم شود کہ منکر مہدیؑ کافر است و دریں رسالہ برعکس آں ہست الحال چہ حکم باشد۔ بندگی میاں لاٹشہؒ فرمودند کہ اگر موافق آں نیست دور کن فی الحال میاں شیخ مصطفیٰؒ خاشاکے را آب آلودہ نمودہ سخہائے نفی تکفیر منکر مہدیؑ را دور نمودند و باز ہر جا کہ در رسالہ سخہاں طور نظر آمدی بہماں وجہ دور کردند و بندگی میاں لاٹشہؒ ہماں تقریر فرمودندی بچہنیں آں لفظ را دور کردند تا کہ بیک نظر تمام رسالہ را دیدند و آں سخہائے ہماں وجہ تقریر کردہ و رضا گرفتہ دور کردہ پیشین بندگی میں لاٹشہؒ ہماں بندگی میاں لاٹشہؒ رسالہ بدست خود گرفتہ دیدند کہ ہمہ سخہائے نفی تکفیر منکر مہدیؑ دور کردہ است۔ فرمودند کہ مصطفیٰؒ ایسیا کہر جہل کر

دور کردی ہیں تو فرمایا کہ اے مصطفیٰؐ ایسا کہر جہل کر  
کسکن سوں لایا تھا۔ میاں شیخ مصطفیٰؐ نے عرض کیا کہ  
خوند کار کے پسخورہ سے لایا اسکے بعد بند گمبیاں  
لاڑشہؒ خاموش ہو گئے اور میاں شیخ مصطفیٰؐ اجازت لیکر  
اپنے گھر چلے گئے۔

کسکن سوں لایا تھا۔ میاں شیخ مصطفیٰؐ عرض کردند کہ  
از نزدیک پسخورہ خوند کار بعدہ بندگی میاں لاڑشہؒ  
خاموش ماندند و میاں شیخ مصطفیٰؐ مرخص شدہ بخانہ خود  
آمدند۔

اور حضرت میاں عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ نے حضرت میاں لاڑشہؒ کے حضور میں تشریف لیا کہ بکمال ادب تکفیر منکر  
کے مسئلہ کو کئی وجوہ سے جو فاضلانہ انداز میں پیش فرمایا اور اس کے جوابات جو حضرت میاں لاڑشہؒ نے دئے ہیں ان کے پڑھنے سے  
کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کا وسوسہ انشاء اللہ دور ہو جائے گا۔ چنانچہ

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں عبد الملک سجاوندیؒ  
بندگی میاں لاڑشہؒ کے دائرہ میں گئے اور بکمال ادب  
دو زانوں بیٹھے بندگی میاں لاڑشہؒ پان نوش فرما رہے  
تھے عرض کیا کہ حضرتؒ اگال کا پسخورہ بندہ کو عنایت  
فرمائیں اور پسخورہ لیکر بکمال ادب و قربانیت و عظمت  
نوش کیا اور مودبانہ گفتگو شروع کی اور اثنائے گفتگو میں  
عرض کیا کہ خوند کار آنحضرتؐ سے پہلے موسیٰؑ کی قوم جو  
عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا چاہئے۔ حضرتؒ  
نے فرمایا کہ کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا کہ اگلے  
پیغمبروں کی قوم جو اہل کتاب و شریعت تھی جب حق  
تعالیٰ نے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ  
کو بھیجا تو وہ قوم آپؐ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا  
چاہئے تو فرمایا کہ کافر کہنا چاہئے پھر عرض کیا کہ خوند کار  
جو لوگ کلمہ کہتے ہیں اور قرآن پڑھتے اور شریعت پر

نقلست کہ یک روز بندگی میاں عبد الملک سجاوندیؒ  
بدائرہ بندگی میاں لاڑشہؒ رفتند و بزبانے ادب  
نشستند بندگی میں لاڑشہؒ برگ تنبول می خوردند و  
خواستند کہ حضرت بندہ را پسخورہ اگال بخشند و گرفتند  
بادب و قربانیت و عظمت خوردند و سخنان از ادب می نمود  
ند در اثناء عرض نمودند کہ خوند کار قبل از علیہ السلام قوم  
موسیٰ علیہ السلام کہ بعیسیؑ ایمان نیاوردند او شاں را چه  
باید گفت فرمودند کہ کافر باید گفت۔ باز عرض کردند کہ قوم  
پیغمبران پیشین کہ اہل کتاب و شریعت بودند چوں حق  
تعالیٰ خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ را فر  
ستاد او شاں ایمان نیاوردند او شاں را چه باید گفت فرمود  
ند کافر باید گفت باز عرض نمودند کہ خوند کار کسانیکہ کلمہ می  
گویند و قرآن می خوانند و بر شریعت استوار اند خود را  
مسلمان می گویند و تصدیق مہدی علیہ السلام نمی

استوار ہیں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مہدیؑ کی تصدیق نہیں کرتے اور اس ذات پیغمبر صفت کا انکار کرتے ہیں انکو کیا کہنا چاہئے تو بندگی میاں لاٹشہؑ نے فرمایا کہ ان کو کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے تو فرمایا کافر ہے۔ پھر عرض کیا کہ کافر ہے۔ فرمایا کہ کافر ہے۔ پھر عرض کیا کہ خوند کار کے پاس مہدیؑ کا منکر تحقیق کافر ہے تو فرمایا کہ تحقیق کافر اور کافر ہے۔ اس کے بعد خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد بندگی میاں لاٹشہؑ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ ایسا کہہر جہل کر کہاں سوں لایا تھا۔ تو بندگی میاں عبد الملک سجاوندی عالم باللہؑ نے عرض کیا کہ خوند کار کے اوگال کے پٹخوردہ سے۔ اس کے بعد کچھ نہیں فرمایا۔ میاں عبد الملک رخصت حاصل کر کے اپنے مکان کو چلے گئے۔

کنند و انکار آں ذات پیغمبر صفت می کنند او شاں را چہ باید گفت . بندگی میاں لاٹشہؑ فرمودند کہ او شاں را کافر باید گفت باز گفتند کہ منکر مہدیؑ کافر است . فرمودند کہ کافر است . باز گفتند کہ کافر است . فرمودند کہ کافر است . باز عرض کردند کہ نزد خوند کار منکر مہدیؑ تحقیق کافر است . فرمودند کہ تحقیق کافر و کافر است بعدہ خاموش ماندند بعد از ساعتی بندگی میاں لاٹشہؑ بزبان ہندی فرمودند ایسا کہہر جہل کر کہاں سوں لایا تھا . بندگی میاں عبد الملک سجاوندی عالم باللہؑ عرض کردند کہ از پٹخوردہ اوگال خوند کار بعدہ ہیچ نہ فرمودند . میاں عبد الملک مرخص شدہ بمسکن خود باز گشتند .

(از مجموعہ کتب نقلیات حضرت میاں سید زین العابدینؑ نبیرہ حضرت مجتہد گروہؑ . یہ مجموعہ فقیر انجی میاں صاحب ابن حضرت فقیر اللہ بخش میاں صاحب مرحوم مسجد پختہ اہل بسید پورہ کے پاس موجود ہے .)

ان تمام توضیحات سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاٹشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجماع صحابہؓ مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق منکر مہدیؑ کو کافر فرمایا ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے .

کاتب الحروف

حقیر دلاور

## محضرہ شاہ دلاورؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ۔ مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ برادران دینی محبان یقینی و تابعان شریعت محمدیؐ یعنی اہل مہدیؑ واصحاب مہدیؑ سلام و تحییتہ کے بعد دلاورؒ کی جانب سے مطالعہ کریں اور قبول فرمائیں اس عریضہ کی غرض اس بات پر مبنی ہے کہ میاں لاڈلہؒ گجرات سے اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے آئے ہیں کہ مہدیؑ کا انکار کفر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بات (جو کہی گئی) اللہ کی طرف سے ہی بیشک خیر و شر اللہ کی طرف سے ہے لیکن دینداروں کے طریقہ میں من اللہ اس کو کہتے ہیں کہ نہ اس میں نفس کا مغالطہ ہو اور نہ شیطان کا وسوسہ اس کو من اللہ (اللہ کی طرف سے ہے) کہتے ہیں وگرنہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہے کہتے ہیں، ہر شخص واقف ہے کہ جو بات شرع کے موافق نہ ہو اور مہدیؑ کے فرامین کے مطابق نہ ہو وہ محض خطا ہے حق سے نہیں ہے۔

اور دیگر میاں لاڈلہؒ کہتے ہیں کہ کلمہ گو کو شرع میں کافر کہنا جائز نہیں، ان کا مطلق یہ قول غلط ہے۔ اس لئے کہ اہل شرع نے ابی بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے انکار کو شرع کے اعتبار سے کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ علم کلام

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ برادران دینی و محبان یقینی و تابعان شریعت محمدیؐ اعنی اہل المہدیؑ واصحابہ بعد سلام و تحییتہ از دلاور مطالعہ کردہ قبول فرمائید غرض عریضہ مبنی بر آنکہ میاں لاڈلہؒ از گجرات آمدہ اند برائے ظہور کردن آنکہ انکار مہدیؑ کفر نیست و میگویند کہ اس حکایت من اللہ است آری خیر و شر من اللہ است فاما در روش اہل دین من اللہ آنرا گویند کہ نہ در آں مغالطہ نفس باشد و نہ وسوسہ شیطان آنرا من اللہ نامند وگرنہ من النفس او من الشیطان نامند، ہر کس را معلوم است کہ ہر حکایتکہ موافق شرع نیست و موافق اقوال مہدیؑ نیست آں خطا محض است نہ از حق۔

و دیگر میاں لاڈلہؒ میگویند کہ کلمہ گو اور شرع کا فر گفتن جائز نیست مطلق اس قول از ایشان غلط است زیرا کہ اہل شرع انکار خلافت ابی بکرؓ و عمرؓ را کفر داشتہ اند باعتبار شرع چنانچہ در علم کلام مذکور است فلو انکر

میں مذکور ہے کہ پس اگر کوئی شخص انکار کرے ان کی (صحابہؓ) خلافت کا تو کفر کرتا ہے۔ اور میاں لاڑشہؒ اس حدیث کو حجت میں پیش کرتے ہیں کہ اہل قبلہ کو کافر مت کہو۔ بیشک اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں یعنی بلا موجب شرعی (کافر نہیں کہہ سکتے) یعنی جو کلمہ گو کہ شرع محمدیؐ کا موافق ہو اور جو چیز کہ رسولؐ سے پہنچی ہے اُس کو قبول کرتا ہو اگرچہ وہ اقسام کی برائیاں کرنے سے فاسق ہے تو بھی اُس کو کافر کہنا شرعاً جائز نہیں پس حدیث لا تکفروا اہل قبلتکم ایسے ہی شخص کے حق میں مطابق ہو سکتی ہے ورنہ اہل شرع بہت سے کلمہ گو کو کفر سے منسوب کرتے ہیں۔ اے برادر بعض رافضی شراب کو حلال رکھتے ہیں اور زنا و لواطت کو مباح سمجھتے ہیں۔ اور اللہ نے جسکو حرام کیا ہے اس کو حلال کہنا بالاجماع کفر ہے اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے۔ پس حدیث ہذا لا تکفروا اہل قبلتکم ان کے حق میں بھی کہنی چاہئے یعنی ایسا نہیں ہے حاشا وکلا۔ پس معلوم ہوا کہ مطلق یہ قول کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں ہے محض خطا ہے نہیں ہے شبہ اس میں اور اس معنی کی تائید وہ قول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ جیسے کھیتی نکالتی ہے

احد عن خلافتہما یکفر . وایشاں ایں حدیث را حجت می آرند کہ لا تکفروا اہل قبلتکم . آری تکفیر اہل قبلہ جائز نیست یعنی بلا موجب شرعی یعنی کلمہ گو کہ موافق شرع محمدی است و ہر چیزیکہ از رسول اللہ ﷺ آمدہ است اور قبول می کند اگرچہ فاسق است بانواع فسق اور اگر گفتن در شرع جائز نیست پس لا تکفروا اہل قبلتکم . در حق ایں چنین کس مطابق می شود و گرنہ اہل شرع بسیار کلمہ گو یان را نسبت بہ کفر می کنند اے برادر بعضے روافضی خمر را حلال میدانند و زنا و لواطت را مباح می شمردند و احل ما حرم اللہ کفر بالاجماع لیس فیہ خلاف لا حد . پس ایں حدیث در حق ایشاں ہم باید گفت کہ ولا تکفروا اہل قبلتکم . یعنی ایں چنین نیست حاشا وکلا۔ پس معلوم شد کہ مطلق ایں قول کہ کلمہ گوراکو کافر گفتن روا نیست خطا محض است لا شبہۃ فیہ واید ہذا المعنی ما قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ کَزُرِعِ اَخْرَجَ شَطَطَهُ، فَازَرَهُ، فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ اَعْلَىٰ سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزَّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ . (جز: ۲۶، کوع ۱۱)

۱۔ جیسے کھیتی کہ پہلے نکالتی ہے چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اکھوا پھوٹتا ہے اور سونٹی نکلتی ہے پھر قوی کرتی ہے اپنی اس شاخ کو پھر موٹی ہو جاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اپنی جڑ پر پہلے بیج پھر نرم گھاس ہوتی ہے آخر کو درخت ہو جاتا ہے تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو اس کی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہو جانا اور خوبی اس مثال کی ساتھ رسول مقبول صلعم اور آپ کے یار مثالی دئے گئے ہیں اس واسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جھنڈر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہو گئی اور اہل عالم کے توجہ کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی تاکہ غصہ کھائیں رسولؐ کے یاروں پر کافر امام قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اصحابؓ کی شان میں ہے تو جو کوئی ان پر غصہ کرے اور ان کے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافروں میں داخل ہوگا (از تفسیر قادری جلد دوم)

اپنی چوٹی سی شاخ پھر قوی کرتی ہے اسکو پھر موٹی ہو جاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اپنی جڑ پر تعجب میں لاتی ہے کھیتی کر نیوالو کو تا کہ غصہ کھائیں اُن پر کفار۔ اور اہل شرع روافض کو اس آیت کی حجت سے کافر کہتے ہیں اسلئے کہ جو شخص آنحضرتؐ کے صحابہؓ پر غضب کرتا ہے وہ قولہ تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار کے لحاظ سے کافر ہے۔ پس رافضیان بھی کلمہ گو اور بظاہر اہل قبلہ ہیں پس معلوم ہوا لا تکفر و اہل قبلتکم کے یہ معنی ہوئے کہ کسی کو بلا موجب شرعی کافر کہنا جائز نہیں اور شرح مواقف میں مذکور ہے کہ اور نہ کافر کہو تم اپنے اہل قبلہ کو مگر اُس کو جس میں شرک ہو یا صانعِ علیم و قدیر کا منکر ہو یا اُس چیز کا انکار کرے جس کو آنحضرتؐ کا لانا ثابت ہے یا انکار اُس کا جسکے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور فارسی کی اُردو یہ ہے کہ یا انکار کرنا ایسی چیز کا کہ جانی گئی ہے آمد اُس چیز کی یعنی وجود اُس کا زبان سے رسولؐ کے پس اگر کوئی شخص کہے کہ مہدی علیہ السلام کی خبر جو رسولؐ علیہ السلام کی زبان سے جاری ہوئی ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں تو اُس کا حال بعینہ اُس شخص کے حال کے مانند ہے جو یہ کہے کہ عیسیٰؑ کی زبان سے جس احمدؑ

واہل شرع روافض رانجت ایس آیت کافر می گویند زیر اچہ ہر کسیکہ یارانِ محمد ﷺ را غضب دارد او کفر است بقوله تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار۔ پس رافضیاں ہم کلمہ گو و بظاہر اہل قبلہ ہستند پس معلوم شد کہ لا تکفروا اہل قبلتکم ای بلا موجب شرعی و در شرح مواقف مذکور است ولا تکفروا اہل قبلتکم الا بمافیہ شرک او نفی للصانع العلیم القدیر او انکار ما علم مجیہ بہ علیہ السلام او انکار الجمع علیہ۔ و فارسی اینست کہ یا انکار کر دن چیزے را کہ دانستہ شدہ است مجی آں چیز یعنی وجود آں بلسانہ اے بزبان رسولؐ پس اگر کسے بگوید کہ خبر مہدیؑ کہ از زبان رسولؐ جاری شدہ است بر آں ایمان داریم پس حال او چوں حال آں کسیکہ بگوید احمدی کہ از زبان عیسیؑ جاری شدہ است باد ایمان داریم کسے کہ منکر مہدیؑ است او دو انکار دارد یعنی انکار ما علم مجیہ بہ انکار الجمع علیہ زیر اچہ پیچ کسے از آمدن مہدیؑ انکار نہ کردہ است از صحابہ و تابعین و تبع تابعین و علماء متقدمین و از علماء متاخر اگر چہ بعضے کساں در صفات او اختلاف کردہ

لَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَإِذْ قَالَ عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ. (جزء ۲۸، کو ع ۸) اور (یاد کرو) جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تمہاری جانب اس کو سچا بتاتا ہوں جو میرے آگے ہے یعنی تورات اور خوشخبری سنا تا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کا ذکر مذکور ہے ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں پس جو شخص کہ مہدیٰ کا منکر ہے وہ دوا انکار رکھتا ہے یعنی انکار اُس چیز کا جس کو آنحضرتؐ کا لانا ثابت ہے اور انکار اُس کا جس کے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس لئے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین علماء متقدمین اور علماء متاخرین سے کوئی شخص مہدیٰ کی آمد کا منکر نہیں اگرچہ بعض اشخاص نے مہدیٰ کی صفات میں اختلاف کیا ہے لیکن آپؐ کی مہدیٰ کی آمد کا انکار نہیں پس بضرورت معلوم ہوا کہ خبر مہدیٰ پر اجماع ہے اور اجماع کا انکار کفر ہے پس مہدیٰ علیہ السلام کے منکر کا حال یہ ہے کہ تاریکیاں ہیں بعض ان کی بعض پر۔ اس وجہ سے کہ اس نے دوا انکار کئے جیسا کہ مذکور ہوا۔ اور ایک معتبر روایت میں آیا ہے کہ جس نے داعی شرع کی تصدیق نہیں کی حقیر سمجھ کر تو کفر کیا۔ اور مہدیٰ بھی داعی شرع ہیں پس جو شخص کہ مہدیٰ کے انکار کو کفر نہیں کہتا ہے وہ بھی شرع سے باہر ہے اور رسولؐ نے بھی اس کے متعلق فرمایا ہے کہ جس نے انکار کیا مہدیٰ کے خروج کا پس تحقیق کہ اُس نے انکار کیا اُس چیز کا جو نازل ہوئی محمدؐ پر۔ ایسی ذات کے جس کے خروج (وجود) کا منکر کافر ہے تو اُس ذات

اندفا ماجی او بیج کسے انکار نہ کردہ است پس بضرورت معلوم گشت کہ برخبر مہدیٰ اجماع شد و انکار اجماع کفر است پس حال منکر مہدیٰ اینست کہ ظلمات بعضہما فوق بعض از جہت آنکہ او دوا انکار دارد چنانچہ ذکر شدہ است و در روایت ثقفہ آمدہ است کہ من لم یعجب داعی الشرع تھا و نا کفر۔ و مہدیٰ ہم داعی شرع است پس کسیکہ بگوید انکار مہدیٰ کفر نیست او ہم بیرون از شرع است و ہم ازیں جہت رسولؐ فرمودہ اند من انکر خروج المہدیٰ فقد کفر بما انزل علی محمدؐ ذاتیکہ از خروج او کسیکہ انکار کند کافر شود بعد ظہور ذات او انکار کردن کفر است بطریق اولیٰ۔

کے ظہور کے بعد اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- انکا نام ہے احمدؑ تو جب عیسیٰؑ نکلے پاس آئے معجزے لیکر تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے صریح۔ یہ ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کی امت احمدی منتظر اور محمد رسول اللہؐ کی منکر ہے اسی طری امام مہدی موعود علیہ السلام کے منکرین کا حال ہے۔

۱۔ خبر مہدی موعود علیہ السلام متواتر المعنی ہے چنانچہ قرطبی نے لکھا ہے کہ وقد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرت روايتها عن النبيؐ فی المہدیٰ

(ازمخزن الدلائل) ترجمہ: نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حد تو اتر کو پہنچ چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت ہیں۔

دیگر حجت میاں لاڑشہ ٹینست کہ در حدیث آمدہ است  
امر ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ  
فاذا قالوہم عصموا منی دما نہم و اموالہم  
وامرہم الی اللہ۔ یعنی کسیکہ لا الہ الا اللہ گفت کشتن  
او و گرفتن مال او حرام است و امر ہم الی اللہ یعنی کار  
ایمان ایشاں بسوی خدا است اخلاص دارند یا ندارند کسی  
ایشاں را کافر گفتن نتواند: آری اس حدیث است فاما با  
یہ دانست کہ اس ہم بحق کسی است کہ کلمہ گو است و ہر چیز  
یکہ از رسول آمدہ است اورا قبول می کند و از و چیزے  
کفر ظاہر نشدہ است کہ اورا کافر گویند و یا اموال او گیرند  
یا اورا بکشند و گرنہ در میان رافضیان قومی است کہ ایشاں  
را قرامطی گویند بحق ایشاں اہل شرع فتویٰ کردہ اند کہ  
کشتن ایشاں حلال است و اسیر کردن ایشاں جائز  
است و گرفتن مال ایشاں رواست چرا کہ ایشاں ہمہ  
صحابہ را تکفیر می کنند و فرائض را قبول نمی آرند حرام را حرام  
نمیدارند چنانچہ در مدارک زیر اس آیت لیغیظ بہم  
الکفار و عد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت  
منہم مغفرۃ و اجرا عظیما۔ بیان کردہ است کہ  
و ہذہ الایت ترد قول الروافض و الضمیر  
یرجع الی اصحاب النبی لا نہم کفروا بعدو  
فات النبی پس کسیکہ یا ران رسول را کافر گوید چرا اس  
چیز ہا برو جائز نباشد پس معلوم شد کہ حدیث و امرت ان  
اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

میاں لاڑشہ کی دوسری حجت یہ ہے کہ حدیث میں آیا  
ہے کہ اور میں مامور ہوں اس بات پر کہ میں لوگوں کو لا  
الہ الا اللہ کہنے تک قتل کروں پس جب لوگ اس کو  
کہدیں تو اُن کے خون اور اموال مجھ سے محفوظ ہو گئے  
اور ان کا کام اللہ کی طرف ہے یعنی جو شخص کہ لا الہ الا  
اللہ کہے اُس کو قتل کرنا اور اس کا مال لینا حرام ہے و امر  
ہم الی اللہ یعنی اُن کے باطنی ایمان کا فیصلہ خدا کی  
طرف ہے (باطناً) خلوص رکھیں یا نہ رکھیں کوئی اُن کو  
کافر نہیں کہہ سکتا بیشک یہ حدیث ہے و لیکن جاننا چاہئے  
کہ یہ بھی ایسے شخص کیلئے (صادق آتی ہے) جو کلمہ پڑھتا  
ہے اور ہر ایک چیز جو رسول سے آئی ہے اُسکو قبول کرتا  
ہے اور اُس سے کسی قسم کا کفر ظاہر نہیں ہوا ہے کہ (جسکی  
وجہ) سے اُسکو کافر کہیں اور یا اُس کا مال لیں یا اس کو قتل  
کریں و گرنہ رافضیوں میں ایک فرقہ ہے جس کو قرامطی  
کہتے ہیں۔ ان کے حق میں اہل شرع نے فتویٰ دیا ہے  
کہ ان کا قتل کرنا حلال ہے اور ان کو قید کرنا جائز ہے اور  
ان کا مال لینا روا ہے اس لئے کہ یہ فرقہ تمام صحابہ کی تکفیر  
کرتا ہے اور فرائض کو قبول نہیں کرتا اور حرام کو حرام نہیں  
جانتا چنانچہ مدارک میں اس آیت لیغیظ بہم  
الکفار۔ الخ (تا جلادے اُن سے) کفار کا وعدہ کیا  
اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات  
دینا) کئے گناہ بخش دینے کا اور بڑے اجر کا) کے تحت  
بیان کیا ہے کہ یہ آیت رافضیوں کے قول کو رد کرتی ہے

اور ضمیر اصحابِ نبی کی طرف پھرتی ہے کیونکہ یہ لوگ (صحابہؓ کو گالیاں دینے والے) بعد وفاتِ نبیؐ کی طرف مائل ہو گئے پس جو شخص کہ یارانِ رسولؐ کو کافر کہے کیونکہ یہ چیزیں اسپر جائز نہ ہوں پس معلوم ہوا کہ حدیث اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ لڑوں لوگوں سے۔ یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں بھی ایسے شخص کے حق میں ہے جو اعتقاداً اور کلیاً اور جزئاً شرع کے موافق نہ ہو ورنہ یہ مشکل پیش آئیگی کہ حضرت عمرؓ نے رسولؐ کے

ہم در حق کسی است کہ او موافق شرع نیست اعتقاداً و کلیاً و جزئاً و گرنہ این مشکل می آید کہ حضرت عمرؓ منافق را بحضور رسولؐ قتل کرد و خطابِ فاروق یافت و رسولؐ بر فعل عمر رازی شدند پس لا الہ الا اللہ در حق او عصمت نکرد زیرا چہ کفر از جانب او ظاہر شد کہ بر حکم رسولؐ راضی نشد و حضرت عمرؓ فرمودہ کذا قضی لمن لم یرض بقضاء رسول اللہ.

محضور میں ایک منافق کو قتل کیا اور فاروق کا خطاب پایا اور رسولؐ کے اس فعل پر خوش ہوئے پس لالہ الا اللہ (کہنا) اُسکو بری نہیں کیا اس لئے کہ اُسکی طرف سے کفر ظاہر ہوا یعنی رسولؐ کے حکم پر راضی نہ ہوا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہی حکم جاری ہوگا اس شخص پر جو راضی نہ ہو رسولؐ کے حکم پر۔

دیگر اگر کسی شخص نے کہا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار کفر نہیں ہے تو اس کو پوچھنا چاہئے کہ اول دیوار قائم ہوتی ہے من بعد نقش (در دیوار لہذا مہدی کی مہدیت کا ثبوت کہاں سے ہے اگر کہا کہ قرآن سے ہے تو اس کو کہنا چاہئے کہ پس انکار (مہدی) کیوں کفر نہ ہوگا اس لئے کہ مثبت اسم فاعل ہے مثبت مثبت سے اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدی (کی مہدیت) کو ثابت کر نیوالا اور اس کی شہادت دینے والا قرآن ہے پس انکار

دیگر اگر کسے بگوید کہ انکار مہدی کفر نیست اور اباید پرسید کہ اول بیثبت الجدار ثم النقش مہدیت میراں از کجا است اگر گوید کہ از قرآن است اور اباید گفت کہ پس انکار کفر چرہ انباشد کہ مثبت اسم فاعل است من اثبت بیثبت مراد آنست کہ ثابت کنندہ و شاہد او قرآن است پس انکار مثبت و مشہود انکار مثبت شاہد است و اگر بگوید

ثبوت و مشہود (مہدی) انکار مثبت و شاہد (قرآن) کا ہے اور اگر کہا کہ خبر متواتر سے مہدی کی مہدیت ثابت ہے تو بھی انکار کفر ہے اور اگر کہا کہ مومنوں کے اجماع سے ہے تب بھی انکار کفر ہے۔

دیگر ہمارے بعض یاروں کا کہنا ہے کہ ثبوت مہدی اشارہ قرآن سے ہے یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ اشارہ حجت کے لائق نہیں اور مہدی نے حجت کیا ہے (قرآن کو حجت میں پیش کیا ہے) پس معلوم ہوا کہ مہدی کا ثبوت قرآن کی عبارت سے ہے۔

کہ ثبوت مہدی از خبر متواتر است تا ہم انکار کفر است و اگر و بگوید از اجماع مومنان است تا ہم انکار کفر است۔

دیگر بعضی یاراں مامی گویند کہ ثبوت مہدی از اشارہ قرآن است ایں ہم غلط است کہ اشارہ حجت را نشاید و مہدی علیہ السلام حجت کردہ است پس معلوم شد کہ ثبوت مہدی علیہ السلام از عبارت قرآن است۔

۱۔ حدیث متواتر اس کو کہتے ہیں جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ احتمال کذب کا ان کی طرف عقل کے نزدیک محال ہوئے (از شرح وقایہ مترجم) اور حدیث متواتر کا منکر کافر ہے۔ چنانچہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ المتواتر یوجب العلم القطعی و یكون رده کفر اذ خبر متواتر سے علم یقینی ہونا واجب ہو جاتا ہے اور اس خبر متواتر کا انکار کفر ہے (از اصول الشاشی)۔ امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قبیل مومن منکر کافر گرد (ملاحظہ ہو مولود امام مہدی موعود مولفہ حضرت بندگیامیں عبدالرحمنؒ و ملا حظہ ہو مطلع الولایت) قبیل مومن منکر کافر، نقل متواتر ہے یہ نقل شریف مہدی اور صحابہ مہدی کے زمانہ سے لیکر آج تک جملہ بزرگان مہدویہ سے بالا جماع و بالاتفاق چلی آ رہی ہے اور برقت تربیت جملہ بزرگان مہدویہ نقل مذکور کا اقرار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ رحیم شاہ میاں صاحب خلیفہ حضرت میاں سید یعقوب توکلؒ نے لکھا ہے کہ قبیل مومن منکر کافر و ارادست بطریق عموم اطلاق لفظ مومن در حق گرویدگان وقوع یافتہ بر جمع افراد گرویدگان صادق آید و تمام اجماع بزرگان از زمانہ حضرت میرا علیہ السلام حتی الان بریں نقل معتقد است بیچ احدی از احاد عدول نہ کردہ است و بوقت تلقین مقبل مومن و منکر کافر کی فرمایند بحد تو اتر رسیدہ است (از محکم اعتقاد) ترجمہ اور لفظ قبیل جو نقل مقبل مومن منکر کافر میں آیا ہے اس کا اطلاق بطریق عموم امام کے ماننے والوں پر آیا امام علیہ السلام کے ماننے والوں ہی پر لفظ مومن صادق آتا ہے تمام بزرگان مہدویہ اجماعی حیثیت سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک اس نقل پر معتقد ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی نقل مزکور سے اعراض نہیں کیا اور تربیت کر نیکے وقت مقبل مومن و منکر کافر بزرگان مہدویہ جو فرماتے ہیں حد تو اتر کو پہنچ چکا ہے، حاصل کلام جمہور مہدویہ کے پاس جس طرح حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اسی طرح نقل متواتر کا منکر کافر ہے۔

۲۔ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہ نے تحریر فرمایا ہیکہ چیزی کہ وجود آن با حادث یا بافعال نبی صلعم ثبوت یافتہ یا بران اتفاق اجماع باقرار جمیع امت باشد وہم بر آن معنی اشارہ کلام اللہ کہ مرتب آید در حکم برابر عبارت است چنانچہ وقت صلوٰۃ المغرب و ما نند آں پس وجود مہدی موعود چونکہ ازیں ہمہ جا ثابت است، ہر آن اشارات ہم کہ در حق اوست عین عبارت اند، (ازام الادلہ مولفہ حضرت مجتہد گروہ) ترجمہ جس چیز کا وجود حادث یا بافعال نبی سے ثابت ہووے یا اس پر اجماع کا اتفاق جمیع امت کے اقرار سے ہووے اور اس معنی پر کلام اللہ کا اشارہ بھی مرتب ہووے تو ایسا اشارہ حکم میں عبارت کے برابر ہے جیسا کہ مغرب کی نماز کا وقت اور اس کے مانند پس وجود مہدی موعود چونکہ ان تمام مقامات سے ثابت ہے اس لئے ہر وہ اشارہ قرآنی جو آپ (مہدی) کے حق میں ہے وہ عین عبارت ہے۔

و بعضی گویند کہ کفر معنوی است، اگر کسی سوگند خوردہ نقل کند راست است و گرنہ اجتہادی کند۔

دیگر میاں لاڑشہؒ میگویند کہ مہدیؑ بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میراں از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبال بیچ مخالف نماز نہ گزاردہ اند میاں مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف و قاضی مخالف و علماء مخالف در آنجا میراں رفتہ نماز جمعہ و عید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میاں لاڑشہؒ) کہ مخالفت بادشاہ و قاضی لازم نمی آید کہ تا خطیب آن مسجد ہم مخالف بودے ایشان از نہر الہ تا فرح دنبال نبودند حضرت میراں ہر جا کہ نماز گزاردہ اند خطیبان آنجا ساکت بودند بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ در کابہ انبای قاضی قادن موافق بود و بحث مادر منکر است نہ در ساکت ایشان دیانت نمی کنند کہ حاضر بودند حکایت غیب می کنند بندہ ہر کس را میگوید کہ یک خطیب را بیارید کہ او با مہدیؑ و بیارایں وی حجت و انکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بدنبال او حضرت میراں نماز گزاردہ اند۔

اور بعضی کہتے ہیں کہ کفر معنوی ہے، اگر کوئی شخص قسم کھا کر نقل (مہدیؑ) بیان کرتا ہے تو باور کرنے کے قابل ہے ورنہ ہم یہ سمجھیں گے کہ وہ (ذاتی) اجتہاد کرتا ہے۔ دیگر میاں لاڑشہؒ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے کچھ نماز پڑھی ہے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر فرمائی ہے کسی مخالف کے کچھ نماز نہیں پڑھی اور میاں لاڑشہؒ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف اور علماء مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ و عید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے سنئے میاں لاڑشہؒ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑشہؒ) نہر والہ سے فرح تک ہمراہ (بھی) نہ تھے حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے بلکہ بعض جگہ موافق بھی تھے چنانچہ کابہ میں قاضی قادن کے فرزندان موافق تھے ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے۔ یہ (میاں لاڑشہؒ) دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ کہ جس نے مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے حضرت مہدیؑ نے نماز پڑھی ہو۔

دیگر یہ (میاں لاٹشہؒ) کہتے ہیں کہ اگر انکار کفر ہے تو پس عورت<sup>۱</sup> موافق ہے اور مرد مخالف اور مرد موافق ہے اور عورت مخالف پس مہدئی زنا کرا کر گئے ہیں یہ بات بھی انھوں نے اپنی نادانی سے کہی ہے یاد رکھو کہ آج ہماری شرع میں مسلم کا نکاح کتابیہ عورت کے ساتھ جائز ہے دراصل حالیکہ وہ قرآن اور رسولؐ کی منکر ہو پس یہ قاعدہ کلی نہیں ہے کہ جہاں کہیں مسلم اور منکر کے درمیان نکاح ہو وہاں زنا ہے۔ چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اور حلال ہیں پاکدامن عورتیں ان لوگوں میں سے جنہیں دی ہے کتاب پہلے سے۔

دیگر سنئے (اے میاں لاٹشہؒ) کہ ابتداء اسلام میں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپ کی صاحبزادیاں کافروں کے نکاح میں تھیں اور جب دین کو غلبہ ہوا اور خدا کا حکم ہوا تو رسولؐ نے اپنی صاحبزادیوں کو رہا کر دیا پس اے برادر کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ میں دختران رسولؐ سے زنا ہوا نہیں، ہرگز نہیں، دیگر رسولؐ نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ دین شروع ہوا در حالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہو جائیگا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہو غریبوں کو اے برادر ابتداء

دیگر ایشان میگویند کہ اگر انکار کفر باشد پس زن موافق است و مرد مخالف و مرد موافق است و زن مخالف پس میرا زنا کتنا نیدہ رفتہ اندا میں ہم از نادانی خودی گویند معلوم دانید کہ امر و در شرع ما نکاح مسلم با زن کتابیہ رواست و رجال انکار رسولؐ و کتاب پس قاعدہ کلی نیست کہ ہر جا کہ در میان مسلم و منکر نکاح باشد آنجا زنا است کما قال اللہ تعالیٰ و المحصنات من اللذین او تو الکتاب من قبلکم۔

دیگر شنوید کہ در ابتداء اسلام بوقت رسولؐ دختران رسولؐ در نکاح کافران بودند و فتنہ دین غالب شد و امر شد رسولؐ دختران خود را با کتنا نیدہ اندا ای برادر باید گفت کہ دراصل زمان با دختران رسولؐ زنا بود حاشا و کلا۔ دیگر رسولؐ فرمودہ اند کہ ان اللذین بداء غریباً و سيعود اللذین کما بداء فطوبیٰ للغرباء ای برادر غرابت در ابتداء اسلام چہ بود قال اللہ تعالیٰ فالذین هاجروا و اخرجو امن دیا رهم و اوذوا فی سبیلی این بود و سيعو

۱ آنحضرت کے زمانہ میں کچھ مسلمان ہوئیں مگر ان کے شوہر کافر رہے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ (مسلمان) عورتیں ان کو دیدی گئیں

اور نیا نکاح نہیں ہوا (رواہ زہری) (ملاحظہ ہوا اسلامی تعلیم یعنی مذہب اسلام کی انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ آزاد برقی پریس دہلی) اگر میاں بیوی میں سے کوئی مرتد ہو جائے (دین برحق سے پھر جائے) تو فوراً نکاح باطل ہو جائیگا۔ زبان سے کلمہ کفر نکلا تو تجدید اسلام کے ساتھ تجدید نکاح ہوگا (عامیگری در مختار) ملاحظہ ہوا اسلامی تعلیم)۔

اسلام میں غربت کیا تھی فرمان خدا ہے کہ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور ان کے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں ایذا دئے گئے یہ تھی اور قریب میں ہو جائیگا۔ دین جیسا کہ شروع ہوا تھا یعنی بعضے امور میں مہدیؑ کے زمانہ میں چنانچہ لا اکراہ فی الدین لے منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر عمل ہوا لکم دینکم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر علم ہوا تحقیق کے ساتھ جانو کہ شرع میں مہدیؑ کا انکار کفر ہے۔ پس خود اجتہاد نہیں کرنا چاہئے اور اس سے (تکفیر منکر سے) انکا مال لینا اور ان کو قتل کرنا لازم نہیں آتا مگر جس وقت کہ (یہ منکرین) موافقان مہدیؑ پر قتل کا حکم جاری کریں تو ان کا حکم ان ہی پر عود کریگا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو شخص کہ انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے (خدا تعالیٰ نے یہ) نہیں فرمایا کہ تم ان کو قتل کرو اور ان کا مال لو اور ان کی اولاد کو اپنے غلام بناؤ دیانت وہ ہے جیسا کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ویسا ہی کہیں اپنے اجتہاد کو چھوڑ دیں میاں لاڑشہ کو جمع میں طلب کر کے الزام دین کہ بار دیگر یہ بات ظاہر نہ کرے دیگر سمجھ رکھو کہ ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنا ہے فرمایا کہ جس وقت

الدین كما بدأ یعنی فی بعض الامور فی وقت المہدیؑ چنانچہ لا اکراہ فی الدین۔ منسوخ بود در وقت مہدیؑ بریں عمل شد لکم دینکم منسوخ بود در وقت مہدیؑ نیز بر عمل شد تحقیق بدانید کہ انکار مہدیؑ کفر است در شرع پس اجتہاد خود نباید را ندوا زین لازم نمی آید گرفتن مال ایشان کشتن ایشان بگروقتیکہ بر موافقان مہدیؑ ایشان حکم کشتن کنند حکم ایشان بر ایشان عود کند خدائے تعالیٰ گفته است من یکفر بہ من الا حزاب فالنار موعدہ نگفت کہ فاقتلوہم وخذوا اموالہم و اجعلوہم و اولادہم عبید۔ دیانت آنست کہ چنانچہ میراں فرمودہ اند ہموں باید گفت اجتہاد خود باید گزارشت در مجمع میان لاڑشہؒ را آوردہ الزام بدہندتا بار دیگر این حکایت ظہور نہ کنند۔ دیگر معلوم دانید کہ از زبان میراں شنیدیم فرمودند وقتیکہ دردانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد و فرمان شد کہ ترا علم مراد

۱۔ حضرت ہنگی میاں شاہ دلاورؒ کے فرمان ہذا "لا اکراہ فی الدین منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر عمل ہوا لکم دینکم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اس پر عمل ہوا" کے یہ معنی ہیں کہ نبوت میں لا اکراہ فی الدین (کچھ بڑتی نہیں دین کے بارے میں) پر بوجہ نزول آیت قتال عمل متروک تھا مہدیؑ علیہا السلام کے زمانہ میں پھر اس پر عمل جاری ہوا اسی طرح نبوت میں لکم دینکم (تم کو تمہارا دین) پر بوجہ نزول آیت سیف عمل متروک تھا اور مہدیؑ کے زمانہ میں پھر اس پر عمل جاری ہوا۔

دانا پور میں (امام کو) جذبہ ہوا تو پہلی دفعہ ذات کی تجلی ہوئی اور فرمان خدا ہوا کہ ہم نے تجھکو مراد اللہ کا علم دیا ہے اور اپنی کتاب کو تیری میراث گردانا ہے اور اہل ایمان پر تجھکو حاکم گردانا ہے اور انکار تیرا ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ یہ (ذات مہدیؑ) محمدؐ کی خاص ولایت ہے چنانچہ رسولؐ نے خدا سے حکایت کرتے ہوئے اس مرتبہ کی خبر دی ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا اے میرے نور کے نور اے میرے بھید کے بھید اور اے میری معرفت کے خزانے اے محمدؐ میں نے تجھ پر اپنا ملک فدا کیا پس مہدیؑ کا انکار خدا کا انکار کیوں نہ ہو ہم نے یہ حکایت مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کو مہدیؑ کی زبان سے حجت ہے جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ لازم ہوا اور دیگر ایک روز میاں سید کریم اللہؒ برادر میاں سید سلام اللہ نے مہدیؑ سے پوچھا کیا آپ کا انکار کفر ہے تو فرمایا ہاں ہمارا انکار کفر ہے اور اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ذات کو بتلا کر فرمایا کہ اس ذات کا انکار کفر ہے۔ اور دیگر اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ ولایت کا انکار کفر ہے اور ہر وہ شخص جو ظاہر رسولؐ کو (نبوت کو) قبول کرتا ہے

اللہ دادیم و کتاب خود را میراث تو گردانیدیم و بر اہل ایمان آمر ترا گردانیدیم و انکار تو انکار ما و انکار ما انکار تست۔ آری چرا نباشد کہ این ولایت خاص محمد است چنانچہ خبر ایں مرتبہ رسولؐ دادہ اند حکایت عن اللہ لو لا ک لا اظہرت الربوبیت یا نور نوری یا سر سری و با خزائن معرفت افدیت ملکی علیک یا محمدؐ پس انکار او انکار خدا چرا نباشد ایں حکایت از زبان مہدیؑ شنیدیم از خودی گوئیم پس کسے قبول کند یا نکند بندہ راجحت از زبان مہدیؑ شد من رای الهلال فعلیہ الصوم و دیگر یک روز میاں سید کریم اللہؒ برادر میاں سید سلام اللہ میراث را پر سید کہ انکار شما کفر است فرمودند آری انکار ما کفر است و اشارت بر ذات خود کردند ذات خود را نموده فرمودند کہ انکار ایں ذات کفر است۔ و دیگر اگر کسی گوید کہ انکار از ولایت کفر است و ہر کسیکہ ظاہر رسولؐ را قبول میکند نبوت و ولایت او ہر

۱۔ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد نصر آبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی میں (مہدیؑ کے متعلق) لکھا ہے کہ ویکون

سکرہ ممتاز جا بالصحو والصحو غالب لا سکر امحضاضا فکان تکذیبہ کتکذیب احد من الانبیاء علیہما السلام (ملاحظہ ہو تصدیق الآیات مؤلفہ حضرت مجتہد گروہ۔ و سراج الابصار و حجت المنصفی و مستطاب و سراج الحق) ترجمہ اور اس کا (مہدیؑ کا) سکر حالت ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اُس پر غالب ہوگی سکر محض نہو گا (جذبہ حق میں محض مست نہوگا) پس اسکی کذیب انبیاء میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی۔

وہ نبی کی نبوت اور نبی کی ولایت ہر دو کو قبول کرتا ہے پس کوئی شخص منکر مہدیؑ نہیں ہے اس بات میں بھی خلل (فتور) ہے کہ مہدیؑ کی ذات کو علیحدہ رکھتا ہے اور ولایت کو علیحدہ کرتا ہے (حالانکہ) یہ دونوں (نبی کی ولایت اور مہدیؑ کی ذات) ایک ہیں چنانچہ رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارے ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہمارے ارواح ہیں۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ میراں سید محمدؑ تمام اولیاء سے فاضل ہیں اور آپؐ پر نبیؑ کی ولایت بھی ختم ہو چکی ہے لیکن وہ مہدیؑ کہ (جس کا ذکر) خدا اور رسولؐ نے کیا ہے یہ وہ نہیں ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

اور دوسرا کہتا ہے کہ وہ ذات (مہدیؑ) تجلی ذات (حق) رکھتی ہے اور بینائی چشم سراور موبہمور رکھتی ہے مگر مہدیؑ نہیں ہے تو وہ بھی باطل کافر ہے اس وجہ سے کہ مہدیؑ نے اس لفظ مہدیؑ کو بھی بغیر امر خدا ظاہر نہیں فرمایا ہے۔ چونکہ (مہدیؑ نے) اس لفظ مہدیؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ظاہر کیا ہے (لہذا مہدیؑ کو) قبول کرنا مخلوق کے لئے فرض ہوا اسلئے کہ من اللہ ہے پس جان تحقیق کہ اصحاب مہدیؑ موعودؑ اور تابعین نے اس مکتوب پر اتفاق کیا ہے انہیں سے میراں سید محمود بن

دورا قبول میکند پس هیچ کس منکر مہدیؑ نیست این حکایت ہم از خلل است کہ ذات مہدیؑ را علیحدہ میدارد و ولایت را علیحدہ میکند این ہر دو یک اند چنانکہ رسولؐ فرمودہ اند ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا۔

اگر کسی گوید کہ میراں سید محمدؑ از ہمہ اولیاء فاضل اند و بر ولایت رسولؐ نیز ختم شدہ است فاما آن مہدیؑ کہ خدا اور رسولؐ فرمودہ اند او نباشد این چنین کس ہم کافر است۔

و دیگر می گوید کہ آن ذات تجلی ذات دارد و بینائی چشم سر و موبہمور دارد فاما مہدیؑ نباشد بالقطع او ہم کافر است از جهت این کہ او مجرد این لفظ مہدیؑ را ہم بغیر امر اللہ آشکارہ نہ کردہ است چونکہ این لفظ مہدیؑ را بامر اللہ آشکار کردہ است قبول کردن خلق را فرض شد کہ من اللہ است فاعلم ان اصحاب المہدیؑ الموعود و التابعین اتفقوا علیٰ ہذا المکتوب منہم میراں سید محمود بن حضرت مہدیؑ موعودؑ و میاں نسید خوند میر و میاں شاہ نعمت و

۱۔ واضح ہو کہ حضرت میاں سید محمودؒ میرہ حضرت میاں سید یعقوبؒ توکلؒ کا قلمی مجموعہ فقیر کے پاس موجود ہی اس میں حضرت ہنگمیاں شاہ دلاورؒ کا مکتوب بھی ہے جس کو حضرت میاں سید محمودؒ نے ۱۲۰۵ میں نقل کیا ہے اسی سے مکتوب ہذا نقل کیا گیا اور احتیاطاً اور ایک مکتوب سے جو حاجی محمد علی خان صاحب ساکن چنگلوڑہ کے پاس موجود ہے اس کا مقابلہ کیا گیا۔ بعد تصحیح ترجمہ کیا گیا اور حواشی لکھے گئے۔

حضرت امام مہدی موعودؑ اور میانسید خوند میر اور میاں شاہ  
 نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک  
 گوہر اور میاں شاہ دلاور میاں امین محمد اور ملک معروف  
 اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابوبکر اور  
 میاں ملک جی اور میاں عبدالجید اور میاں خوند ملک اور  
 میاں ابو محمد و میاں جنیدی اور میاں بھائی وغیر ہم اصحاب  
 رضی اللہ عنہم سے ہیں اس طرح میاں سید یعقوب حسن  
 ولایت اور ملک الہداد اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح  
 بن میاں ابوبکر اور میاں عبدالرحمن وغیر ہم تابعین رحمہم  
 اللہ علیہم اجمعین سے ہیں اور جو شخص کہ نکلا اس اجماع  
 و اتفاق سے پس وہ خارج ہے ہم سے۔

میاں شاہ نظام و ملک برہان الدین و ملک گوہر میاں شاہ  
 دلاور و میاں امین محمد و ملک معروف میاں یوسف و میاں  
 سید سلام اللہ و میاں ابوبکر و میاں ملک جی و میاں عبد  
 الجید و میاں خوند ملک و میاں ابو محمد و میاں جنیدی و میاں  
 بھائی وغیر ہم من الاصحاب رضی اللہ عنہم علی ذلک میاں  
 سید یعقوب و ملک الہداد و میاں خوند شیخ و میاں ابوالفتح  
 بن میاں ابوبکر و میاں عبدالرحمن وغیر ہم من التا  
 بعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین و من خرح  
 من هذا الا اتفاق فهو خارج منا۔

## شرعی مقالہ

ذیل میں مولوی مندوڑی صاحب کامل و متکلم کا عالمانہ شرعی مقالہ جو محضرہ شاہ دلاورؒ سے متعلق ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے مہدیوں کے وہ شکوک جو منکر یا ساکت کے کچھ نماز پڑھنے کے متعلق پیدا ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیں گے۔ (احقر دلاور)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعدہ حمد و صلوة کے گزارش ہے کہ بندگیماں شاہ دلاورؒ نے اپنے مکتوب میں بندگیماں لاڑشہؒ کے چند اقوال پر بحث فرمائی ہے بحث باقاعدہ مناظرہ کے اصول پر مبنی ہے ہر جملہ میں مناظرہ کے قواعد ملحوظ ہیں دلیل سند اور منع کا استعمال اس طرح ہوا ہے کہ تفہیم و تبہم کے لئے قواعد انی کی ضرورت ہے اس لئے کمترین کو خیال ہوا کہ حضرت میاں لاڑشہؒ کے دیگر اقوال کے منجملہ ایک قول پر شاہ دلاورؒ نے جو بحث فرمائی ہے اس کی شرح لکھی جائے تو خالی از فائدہ نہیں بنا بر ان کمترین نے شرح لکھی بسم اللہ المتعان و علیہا التکلان۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ ارباب قوم کے لئے یہ شرح مفید ثابت ہو و ہو ہذا۔

دیگر میاں لاڑشہؒ ٹیکویند کہ مہدی علیہ السلام بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میران علیہ السلام از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبال ہیچ مخالف نماز گزاردہ اند و میان مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف و قاضی مخالف و علماء مخالف در آنجا میر علیہ السلام رفتہ نماز جمعہ و عید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میاں لاڑشہؒ) بہ مخالفت بادشاہ و قاضی لازم نمی آید کہ تا خطیب آں مسجد ہم مخالف بودی ایشان از نہر والہ تا فرح دنبال نبودند۔

## ترجمہ

میاں لاڑشہؒ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے کچھ نماز پڑھی ہے ہم اسکو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر کی ہے کسی مخالف کے کچھ نماز نہیں پڑھی میاں لاڑشہؒ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف علماء مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ و عید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی سنئے گئیں میاں لاڑشہؒ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑشہؒ) نہر والا سے فرح تک ہمراہ بھی نہیں تھے۔

۱۔ حضرت شاہ دلاورؒ فرماتے ہیں کہ ہم اسکو تسلیم نہیں کرتے۔ الخ

۲۔ حضرت شاہ دلاورؒ فرماتے ہیں سنئے الخ

شرح۔ اس عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ میاں لاڈشہؒ نے ”مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ کے نماز جمعہ و عید ادا کرنے کا دعویٰ کیا اور شاہ دلاورؒ نے اس پر نقض اجمالی وارد فرمایا کہ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو اور اول عبارت میں یہ تحریر فرمادیا کہ اظہار مہدیت کے بعد مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی پس میاں لاڈشہؒ کا دعویٰ اس عبارت سے ثابت نہ رہا کیوں کہ میاں لاڈشہؒ کا دعویٰ یہ تھا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ و عید ادا کی اور شاہ دلاورؒ نے میاں لاڈشہؒ کے اس دعویٰ پر نقض فرماتے ہوئے یہ ثابت فرمادیا کہ میاں لاڈشہؒ کی دلیل سے مدلول چھوٹ گیا۔ تخلف مدلول عن الدلیل باطل ہے اس لئے میاں لاڈشہؒ کی دلیل ہی قابل سماعت نہیں ہے اور شاہ دلاور رضی اللہ عنہ، پہلے ہی اس امر کی خبر دی کہ مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہ پڑھی جب مخالف کے پیچھے نماز پڑھنا ہی ثابت نہو تو نماز جمعہ و عید پڑھنا بھی غیر ثابت ہو جب پورا دعویٰ یعنی مخالف کے پیچھے نماز جمعہ و عید پڑھنا غیر ثابت ہو تو اسی دعویٰ پر سے نماز جمعہ و عید پڑھنے کا ثبوت بھی غیر ثابت و ہوا ہوا لمطلوب۔ جس طرح کسی نے کہا کہ امریکہ میں زید عینک ساز ہے جب امریکہ میں زید ہی معدوم ہو تو اسکی عینک سازی بھی غیر موجود ہوگی، حضرت میران علیہ السلام ہر جا کہ نماز گزاردہ اند خطیباں آنجا ساکت بودند۔ (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے۔

شرح۔ حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے لفظ خطیب کے قرینہ سے جگہ کا معنی مسجد کے ہیں تو اب یہ معنی ہونگے کہ مہدی علیہ السلام نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس مسجد کے خطیب ساکت تھے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مہدیؑ نے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی وہ خطیب ساکت تھا اگر یہی مطلب ہوتا عبارت یوں ہوتی ”پس ہر خطیبی کہ نماز گزاردہ اند آں خطیب ساکت بود“ یعنی جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ خطیب ساکت تھا۔ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں اور عبارت بالا میں زمین و آسمان کا فرق ہے گویا شاہ دلاورؒ میاں لاڈشہؒ کی دلیل پر نقض فرماتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ مہدی علیہ السلام مخالفوں کے پیچھے نماز تو کیا پڑھتے نماز بھی پڑھے ہیں تو ایسی مسجدوں میں جہاں کے خطیب ساکت تھے کیونکہ مہدیؑ ایک دفعہ شور و غوغا ہونے پر منکروں کی مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ تم کس لئے وہاں جاتے ہو (جہاں) منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے چنانچہ انصاف نامہ کی نقل مبارک شاہدِ حال ہے۔

حضرت میرانؑ فرمودند چرا آنجا میروید کہ بدنال منکران مہدیؑ نماز گزاردن حاجت افتد یعنی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ساکتیں نماز پڑھنے میں زیادہ مانع نہیں ہوتے تھے اور منکرین کی مسجدوں میں جب مہدوی نماز پڑھتے تھے تو منکرین شور و غوغا کرتے تھے اسی لئے مہدیؑ نے یہ حکم فرمایا کہ چرا آنجا میروید کہ بدنال منکران مہدیؑ نماز گزاردن حاجت افتد۔ البتہ باغراض تبلیغ مذہب مہدیؑ اور اصحاب مہدیؑ منکروں

کی مسجد میں جاتے تھے اور نذہب الی الجعته و نترک الجماعته کی نقل میں بھی یہی احتمال ہے کہ وہ مسجد ساکتوں کی ہو اور ساکتین ہی کی جماعت کو ترک کرنے کی خبر اسمیں دی گئی ہو یا یہ کہ شاہ دلاورؒ اپنی ہمراہی کی خبر دے رہے ہیں کہ جب میں ہمراہ تھا تو مہدیؑ نے جس مسجد میں نماز پڑھی ہے وہاں کا خطیب ساکت تھا اگر منکروں کے پیچھے نماز پڑھے ہوتے تو میں زمانہ دراز تک ہمراہی میں رہا کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا کہ منکروں کی مسجد میں نماز پڑھتے الغرض اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مہدیؑ نے منکر یا ساکت خطیبوں کے پیچھے نماز پڑھی ہونہ بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ در کاہہ ابنائے قاضی قادن موافق بود۔ (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ بلکہ بعض جگہ میں موافق بھی تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے۔

تشریح۔ اب بندگیاں شاہ دلاورؒ اس امر کی خبر دے رہے ہیں کہ مہدیؑ نے بعض ایسی مسجدوں میں بھی نماز پڑھی ہے جہاں کے خطیب موافق تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے۔

بحث مادر منکر است نہ در ساکت (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے۔

تشریح۔ اب بندگی میاں شاہ دلاورؒ اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہمارا موضوع بحث منکرین ہیں ساکتین نہیں ہیں کیونکہ خصم کا یہ فرض ہے کہ مدعی کی دلیل درست نہ ہو تو اس پر مناقضہ کرے۔ غیر ضروری مسئلہ کو نہ چھڑے چنانچہ علم مناظرہ میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ جب میاں لاڑشہؒ نے اپنے دعویٰ پر یہ دلیل پیش کی کہ بادشاہ مخالف وقاضی مخالف الخ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ وعید پڑھی تو اس دلیل کو شاہ دلاورؒ نے منع فرمایا کہ قاضی و بادشاہ کی مخالف سے خطیب کا بھی مخالف ہونا لازم نہیں آتا اور پھر یہ فرمایا کہ ”ہر جا کہ نماز گزارہ اند خطیبان آں جا ساکت بودند“ یعنی جس جگہ کہ مہدیؑ نے نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے۔ اب ”بحث مادر منکر است نہ در ساکت“ ”یعنی ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے“ کے الفاظ سے اُس شبہ کو (شاہ دلاورؒ) رفع فرما رہے ہیں جو بادی النظر میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ میاں لاڑشہؒ کے دعویٰ کی تردید میں اتنا ثابت کر دینا کافی تھا کہ مہدی علیہ السلام نے نماز جمعہ وعید نہیں پڑھی۔ ساکتوں کا مسئلہ موضوع بحث سے خارج ہے اس شبہ کو رفع کرتے ہوئے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم موضوع بحث سے الگ ہو گئے نہیں بلکہ ہماری بحث تو منکر ہی میں ہے ساکت میں نہیں ہے ساکتوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر جو ہم نے کیا ہے وہ محض تائیداً ہے۔

ایشاں (میاں لاڑشہؒ) دیانت نمی کنند کہ حاضر نبودند حکایت غیب می کنند (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ یہ میاں لاڑشہؒ دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں

شرح - میاں لاڑشہ کا یہ کہنا تھا کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف درانجا میراں رفتہ نماز جمعہ و عید ادا کر دند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزارہ اند۔

ترجمہ - بادشاہ مخالف قاضی مخالف علما مخالف اسی جگہ مہدیؑ جا کر نماز جمعہ و عید ادا کئے پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے ”معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے“ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ میاں لاڑشہؒ نے پچشم خود مہدیؑ کو نماز جمعہ و عید مخالفوں کے ساتھ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ کسی نے میاں لاڑشہؒ سے کہہ دیا اور اس راوی کے بیان پر میاں لاڑشہؒ نے یہ رائے قائم کی کہ ”پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے“ اسی واسطے شاہ دلاورؒ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ”ایشان (میاں لاڑشہؒ) دیانت نمی کنند کہ حاضر نہ بودند حکایت غیب می کنند یعنی خود میاں لاڑشہؒ حاضر نہیں تھے۔ مسجد کی طرف جانے کی کیفیت سنکر غیب کی حکایت کرتے ہیں جو یہ طریقہ خلاف دیانت ہے اور حجت کے قابل نہیں ہے۔ چونکہ میاں لاڑشہؒ راویوں کے نام بھی پیش نہیں فرمائے تاکہ راویوں کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے پر بحث کی جاتی اس لئے اس روایت میں بہت ضعف پیدا ہو گیا۔

محضروں کا طریقہ گروہ مبارک میں محض اسی لئے ہے کہ قوم میں عقائد و اعمال میں ہر طرح سے اتحاد ہے خود اس محضرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بات پر کہ حضرت میاں لاڑشہؒ ایسا کہہ رہے ہیں کہ ”مہدیؑ کا انکار کفر نہیں“ اور ”مہدیؑ نے مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ و عید پڑھی“ اصحاب مہدیؑ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غلط روایات مشہور ہوتے ہوتے لوگوں کے ذہن میں جم جائیں اور منکر کو کافر نہ کہیں اور منکروں کے پیچھے نماز جمعہ و عیدین شروع کر دیں لہذا یہ محضرہ مرتب فرمایا تا آئندہ سند رہے۔

نفس مضمون جس پر محضرہ ہوا وہ یہ ہے کہ امام مہدیؑ موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا منکر کافر ہے اور ضمناً یہ بات بھی پائیہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ نے نماز نہیں پڑھی کیونکہ یہ جملہ اصحاب مہدیؑ علیہ السلام کا متفق علیہ امر ہے دوسری اجماعی روایات بھی اس کی تائید میں موجود ہیں اور وہ نقل مبارک جو انصاف نامہ میں ہے جس پر تمام اصحاب مہدیؑ علیہ السلام نے منکر ان مہدیؑ علیہ السلام کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے پر اتفاق فرمایا ہے غالباً اس اجماع میں بھی حضرت میاں لاڑشہؒ داخل ہیں<sup>۱</sup> وہو ہذا۔

نیز نقلست کہ در موضع بھدری والی وقت عصر ہمہ نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ

مہاجر ان مہدیؑ علیہ السلام حاضر بودند بزیر درخت بڑہ کے درخت کے نیچے تمام مہاجر ان مہدیؑ حاضر تھے مثلاً

بچوں میاں سید خوند میر و میاں نظام و میاں نعمت میاں سید خوند میر میاں نظام میاں نعمت میاں دلاور

۱۔ اس لئے کہ نقل شریف میں ”ہمہ مہاجر ان مہدیؑ علیہ السلام حاضر بودند“ (تمام مہاجر ان حاضر تھے) کے الفاظ کے بعد ”بلکہ ہمہ مہاجر ان“ (بلکہ تمام مہاجر ان موجود تھے) کے

الفاظ جو درج ہیں اس بات کی وضاحت کر رہے ہیں کہ اس اجماع میں بھی تمام صحابہؓ کے ساتھ حضرت میاں لاڑشہؒ یقیناً شریک تھے۔ (از حقیر دلاور)

ومیاں دلاور ومیاں ابوبکر ومیاں سید سلام اللہ بلکہ ہمہ  
 میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہ بلکہ کل مہاجرین رضی  
 اللہ عنہم (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ اگر  
 منکران مہدیٰ نماز گزار اور خارجی گوئیم (از انصافنا  
 مہ باب ۳)

پیچھے نماز پڑھے تو ہم اُس کو خارجی کہتے ہیں۔

اس نقل شریف سے تمام مہاجرین مہدی علیہ السلام کا اتفاق منکران مہدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر ثابت ہے جبکہ میاں  
 لاڑشہ بھی اصحاب مہدی میں ہیں تو آپ کو بھی اس امر سے اتفاق ہے لہذا اُس روایت میں کہ آپ نے مہدی کے منکروں کے پیچھے  
 نماز پڑھنے کا جو ذکر کیا ہے ظن پیدا ہو گیا یقین نہ رہا اُس میں ظن ہونے سے نفس مضمون محضرہ پر بھی اُس کا اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ محضرہ سے  
 ثابت ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدی نے نماز نہیں پڑھی۔

بندہ ہر کس را می گوید کہ یک خطیب را بیارید کہ او با مہدی و با یاران وی حجت و انکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بدنبال  
 او حضرت میراں نماز گزاردہ اند۔ (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ بندہ ہر شخص سے کہتا ہے کہ ایک خطیب کو لاؤ کہ اُس نے مہدی اور یاران مہدی کے ساتھ حجت و انکار کیا ہو مخالفت ظاہر  
 ہونے کے بعد اُس کے پیچھے حضرت مہدی علیہ السلام نے نماز پڑھی ہو۔

شرح۔ اب پھر شاہ دلاور اسی دعویٰ میاں لاڑشہ کی تردید کی طرف متوجہ ہوتے ہیں دعویٰ یہ تھا کہ مہدی نے مخالفوں کے پیچھے نماز  
 پڑھی اب اس کی تردید یوں فرما رہے ہیں کہ کسی ایسے مخالف و منکر کو پیش کرو کہ وہ اس امر کی شہادت دے کہ میں نے دعویٰ مہدیت میں مخالفت  
 کی تھی بعد مخالفت بھی مہدی نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت شاہ دلاور نے مخالفت ظاہر ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ جو مدعی اس بات  
 کا ہے کہ مہدی علیہ السلام نے مخالف کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس کا فرض یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کی دلیل میں یا ثبوت میں ایسے ہی شخص کو پیش کرے  
 کہ اس کی مخالفت مہدی یا اصحاب مہدی کے سامنے ظاہر ہوئی ہو اگر ایسا شخص پیش کیا جائیگا جس کی مخالفت ظاہر نہ ہوئی ہو تو دلیل دعویٰ کے  
 مطابق نہ ہوگی پس بندگی میاں شاہ دلاور نے محضرہ میں جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ”پس ظہور شدن مخالفت الخ“ محض اس لئے کہ دلیل مدعی کی  
 اُس کے دعویٰ کے مطابق ہو اور بحث اصول مناظرہ پر مبنی رہے تم الشرح بالخیر۔

۱۔ نقل ہے کہ شہزادہ امیر علی شاہ نے بندگی میاں سید خوند میر کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی میاں سید خوند میر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا  
 کہ تو منکر مہدی ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ملا محمود خوندشہ نے میراں سید محمود بن میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے سامنے ایک وقت  
 امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک برادر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹا دیا اور کہا کہ تو منکر مہدی ہے (ملاحظہ ہو انصاف نامہ باب ۳ از حقیر دلاور)

حاصل یہ کہ حضرت بندگمبیاں شاہ دلاورؒ کے محضرہ سے اجماعی طور پر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ حضرت مہدی موعودؑ کا منکر کافر ہے اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اسی کی توضیح مولوی مندوڑی صاحب کامل متکلم کے عالمانہ شرعی مقالہ سے مکمل طور پر ہو چکی۔ باوجود اس قدر ثبوت و وضاحت کے پھر بھی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت مہدیؑ کا منکر کافر نہیں اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اجماع صحابہؓ و تابعینؓ کا منکر ہے۔ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدق ان امامؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

در بزدوی فی الباب الآخر شرط الاجماع میگوید کہ  
من انکر الاجماع فقد بطل دینہ کلہ لان  
مدار اصول الدین کلہا و مرجعہا الی  
اجماع المسلمین ای قول الاجماع (ملاحظہ  
ہو ماہیتہ التقلید ہولفہ حضرت مجتہد گروہ)

المرقوم ۱۵ رجب الثانی ۱۳۵۵ھ

## راقم الحروف

خاکپای گردہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام حقیر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن سدی عمر بازار محلہ پٹھان واڑی۔

انشاء اللہ آئندہ شائع ہونے والی کتب کی فہرست

- (۱) مولود حضرت امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگمبیاں شاہ عبدالرحمنؑ
- (۲) ماہیت التصدیق مولفہ حضرت بندگی سید شہاب الدین عالم شہید سدّ وٹؑ
- (۳) المیعار و بعض الآیات مولفہ حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؑ
- (۴) میزان العقائد مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویؑ
- (۵) خصائص امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویؑ
- (۶) افضل المعجزات المہدیؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مہدویؑ